22اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

ایم سیلوراج ڈینیل

بنام

منجیمنٹ آف اسٹیٹ بینک آف انڈیا

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر، کے۔این۔وانچواور کے۔سی۔داس گپتاجسٹسز۔)

صنعتی تنازعہ–شاستری ایوارڈ–جس تاریخ سے انکریمنٹ دیا جائے گا–جنوری 1950 کے بعد کسی شخص کی صورت میں–صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947(1947 کا14)دفعہ 33(سی)(2)۔

اپیل گزار کو 14 دسمبر 1953 کو اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔انہوں نے لیبر کورٹ کے سامنے انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 33(سی)(2) کے تحت درخواست دی۔انہوں نے لیبر کورٹ کے سامنے استدعا کی کہ وہ ساستری ایوارڈ کے تحت جس فائدے کے حقدار ہیں اس کے طور پر وہ 146 روپے کے علاوہ مہنگائی الاؤنس کے حقدار ہیں لیکن جس کی ادائیگی نہیں کی گئی تھی۔اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ وہ ساستری ایوارڈ کے تحت ہر سال دسمبر میں اپنی سالانہ انکریمنٹ کا حقدار تھا کیونکہ اسے 14 دسمبر 1953 کو مقرر کیا گیا تھا۔بینک کا معاملہ یہ تھا کہ ساستری ایوارڈ کی بنیاد پر اپیل کنندہ ہر سال یکم اپریل کو اپنا سالانہ انکریمنٹ حاصل کرنے کا حقدار تھا۔مدعا علیہ نے ابتدائی اعتراض اٹھایا کہ اپیل کنندہ کے اضافے سے متعلق سوال کا فیصلہ ایکٹ کی دفعہ 33(سی)(2) کے تحت درخواست میں نہیں کیا جا سکا۔لیبر کورٹ نے اس ابتدائی اعتراض کو مسترد کر دیا لیکن خوبیاں پر بینک کا مقدمہ قبول کر لیا۔اس لیے اپیل۔

یہ مانا گیا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33(سی)(2) کے تحت لیبر کورٹ کو یہ فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی ایوارڈ یا تصفیے کی جانچ پڑتال کرے کہ آیا مزدوران فوائد کا حقدار ہے یا نہیں جن کا اس نے دعوی کیا ہے۔اس لیے ابتدائی اعتراض کو لیبر کورٹ نے صحیح طور پر مسترد کر دیا ہے۔

(2)ساستری ایوارڈ کے اس پیراگراف 292 میں موجودہ عملے کو تنخواہ کے نظر ثانی شدہ پیمانے پر صحیح کرنے کے سوال سے نمٹا گیا تھا۔نئے پیمانے کے نافذ ہونے کی تاریخ کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے افراد کو ایوارڈ کے پیراگراف 292 کے تحت اس سادہ وجہ سے نہیں چلایا جائے گا کہ وہ بینک کے "موجودہ عملہ" نہیں تھے۔ایسے مزدور سیدھے تنخواہ کے نظر ثانی شدہ پیمانے پر آتے تھے۔اس طرح 14 دسمبر 1953 کو مقرر کردہ موجودہ اپیل کنندہ کو اپنی تقرری کی تاریخ سے ہی تنخواہ کے نئے پیمانے کا فائدہ ملے گا۔اس کے نتیجے میں، اسے ہر سال 14 دسمبر کو نئے پیمانے کے تحت انکریمنٹس ملیں گے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 707۔

1961 کے ایل۔سی۔اے نمبر 605 میں سنٹرل گورنمنٹ لیبر کورٹ، دہلی کے 11 دسمبر 1961 کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے ایم کے رام مورتی، آر کے گرگ، ڈی پی سنگھ اور ایس سی اگروالا۔

مدعا علیہ کی طرف سے ہندوستان کے سالیسیٹر جنرل ایچ این سنیل، ایچ ایل آنند، ودیا ساگر اور بی سی داس گپتا۔

.1963. 22 اپریل۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔جے—اپیل کنندہ کو اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، جو 14 دسمبر 1953 کو ہمارے سامنے مدعا علیہ تھا۔تقرری کے وقت ان کی تنخواہ 95 روپے ماہانہ تھی جس میں 50 روپے کا مہنگائی الاؤنس تھا۔لیبر اپیلیٹ ٹربیونل کے ذریعے ترمیم کردہ کچھ بینکنگ کمپنیوں اور ان کے کارکنوں کے درمیان تنازعات میں ساستری ایوارڈ کو صنعتی تنازعات (بینکنگ کمپنیاں) فیصلے ایکٹ، 1955 کے ذریعے قانونی طاقت دی گئی تھی۔اپیل کنندہ کو اس ایوارڈ کی درخواست دیتے ہوئے جو اس پر قابل قبول طور پر لاگو ہوتا ہے بینک اس بنیاد پر آگے بڑھا کہ اس کے تحت اپیل کنندہ ہر سال یکم اپریل کو اپنا سالانہ انکریمنٹ حاصل کرنے کا حقدار تھا۔تاہم، اپیل کنندہ کے مطابق، وہ اس ایوارڈ کے تحت ہر سال دسمبر میں اپنی سالانہ انکریمنٹ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ 14 دسمبر 1960 کو اپیل کنندہ نے لیبر کورٹ، دہلی کے سامنے انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 33(سی)(2) کے تحت ایک درخواست دائر کی، جس میں درخواست کی گئی کہ جس ایوارڈ کے تحت بینک اسے اس کے نفاذ میں مبینہ غلطی کی وجہ سے محروم کر رہا ہے، اس کا حساب لگایا جائے اور اسے ادا کرنے کی ہدایت کی جائے۔درخواست کے ساتھ ایک شیڈول منسلک کیا گیا تھا جس کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ اس بنیاد پر کہ سالانہ انکریمنٹ کی اجازت ہر سال 14 دسمبر کو دی جانی چاہیے نہ کہ 1 اپریل کو، اپیل کنندہ 146 روپے کی اضافی رقم کے علاوہ مہنگائی الاؤنس کا حقدار تھا۔

اس درخواست کی مزاحمت کرتے ہوئے بینک نے ابتدائی اعتراض اٹھایا کہ یہ سوال کہ آیا اپیل کنندہ ان فوائد کا حقدار ہے یا نہیں جیسا کہ اس نے الزام لگایا ہے، دفعہ 33(سی)(2) کے تحت درخواست میں اٹھایا یا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔خوبیوں پر بینک نے استدعا کی کہ اس نے ہر سال یکم اپریل کو انکریمنٹ کی اجازت دینے میں ساستری ایوارڈ کی شرائط کے مطابق کام کیا ہے۔

لیبر کورٹ نے ابتدائی اعتراض کو مسترد کر دیا لیکن ان خوبیوں پر فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کا سالانہ اضافہ یکم اپریل 1954 کے بعد اور اگلے سالوں میں یکم اپریل کو ہونا تھا۔اس کے مطابق عدالت نے درخواست کو مسترد کر دیا۔

مسترد ہونے کے اس حکم کے خلاف یہ اپیل اس عدالت کی خصوصی اجازت سے دائر کی گئی ہے۔

ہمارے سامنے اپیل کنندہ دعوی کرتا ہے کہ لیبر کورٹ نے یہ سوچ کر غلطی کی ہے کہ ایوارڈ کے تحت 31 جنوری 1950 کے بعد اور نئے پیمانے نافذ ہونے سے پہلے مقرر کردہ کارکنوں کے سالانہ انکریمنٹس ہر سال یکم اپریل کو واجب الادا ہوتے ہیں، جو یکم اپریل 1954 سے شروع ہوتے ہیں۔

مدعا علیہ نے میرٹ پر لیبر کورٹ کے فیصلے کی حمایت کرنے کے علاوہ مزید دعوی کیا کہ عدالت نے بینک کی طرف سے اٹھائے گئے ابتدائی اعتراض کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا ہے۔

انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 33(سی)(2) کے دائرہ کار پر ہم نے سنٹرل بینک آف انڈیا لمیٹڈ بمقابلہ پی ایس راجگو پالن (1) میں تفصیل سے غور کیا ہے، اور ہم نے وہاں فیصلہ کیا ہے کہ لیبر کورٹ کو یہ فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے کہ آیا مزدور اس کے ذریعے دعوی کردہ فوائد کا حقدار ہے یا نہیں۔ اس لیے ابتدائی اعتراض کو عدالت کی طرف سے صحیح طور پر مسترد کیا جانا چاہیے۔ لہذا اپیل کنندہ کی اس دلیل کا فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ لیبر کورٹ نے میرٹ پر اپنے فیصلے میں غلطی کی تھی۔

تحریری بیان میں اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ ساستری ایوارڈ کے تحت اس کی تنخواہ پیراگراف 292 کی شق 7 کی ہدایات کے مطابق طے کی جانی تھی لیکن یہ کہ بینک نے غلط طریقے سے اس کی تنخواہ اسی بنیاد پر طے کی تھی جس پر 31 جنوری 1950 سے پہلے مدعا علیہ کی خدمت میں داخل ہونے والے ملازمین تھے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ اگر ان کی تنخواہ پیراگراف 292 کی شق 7 کے مطابق طے کی گئی ہوتی تو ان کا سالانہ اضافہ ہر سال 14 دسمبر کو واجب الادا ہوتا، نہ کہ یکم اپریل کو، جیسا کہ بینک کے حساب سے ہوتا ہے۔ تاہم بینک نے دعوی کیا کہ چونکہ ایڈجسٹڈ تنخواہ پیراگراف 292 کے تحت یکم اپریل 1954 سے نافذ ہوگی، اس لیے انکریمنٹ ہر سال یکم اپریل کو، یکم اپریل 1954 کے بعد دی گئی تھی۔ لیبر کورٹ نے اپیل کنندہ کی درخواست اور چار دیگر درخواستوں پر ایک ساتھ غور کیا اور انہیں اسی حکم سے نمٹا دیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دیگر چار درخواستوں میں دو افراد کو 24 فروری 1950 کو، ایک کو 15 مارچ 1951 کو اور ایک کو یکم جون 1953 کو مقرر کیا گیا تھا جبکہ اپیل کنندہ، جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے، 14 دسمبر 1953 کو مقرر کیا گیا تھا۔ تمام معاملات میں لیبر کورٹ نے پیراگراف 292(12) کی بنیاد پر بینک کی دلیل کو قبول کر لیا جس میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی ترمیم کے بعد کہا گیا ہے کہ "ایڈجسٹڈ تنخواہ یکم اپریل 1954 سے نافذ ہوگی" عدالت کی رائے تھی کہ یہ قاعدہ 31 جنوری 1950 کے بعد لیکن یکم اپریل 1954 سے پہلے مقرر کردہ تمام افراد پر لاگو ہونا چاہیے۔

اس پیراگراف کو نوٹ کرنا ضروری ہے۔ 292 اس ایوارڈ میں موجودہ عملے کو تنخواہ کے نظر ثانی شدہ پیمانے میں فٹ کرنے کے سوال سے نمٹا گیا تھا۔ تنخواہ کے نظر ثانی شدہ پیمانے کو پیراگراف 627 کے تحت یکم اپریل 1953 سے نافذ کیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ اس ایوارڈ پر ٹریبونل کے اراکین نے 5 مارچ اور 20 مارچ 1953 کے درمیان دستخط کیے تھے۔ یہ دیکھنا آسان ہے کہ نئے پیمانے کے نافذ ہونے کی تاریخ کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے افراد پیراگراف 292 کے تحت نہیں ہوں گے۔ اس سادہ سی وجہ سے کہ وہ بینک کے "موجودہ عملہ" نہیں تھے۔ ایسے مزدور سیدھے تنخواہ کے نظر ثانی شدہ پیمانے پر آتے تھے۔ اس طرح 14

دسمبر 1953 کو مقرر کردہ موجودہ اپیل کنندہ کو اپنی تقرری کی تاریخ سے ہی تنخواہ کے نئے پیمانوں کا فائدہ ملے گا۔ نتیجتاً، وہ ہر سال 14 دسمبر کو نئے پیمانے کے تحت انکریمنٹ حاصل کرے گا اور اس طرح وہ 14 دسمبر 1954 سے 13 دسمبر 1955 تک 106 روپے ماہانہ کی شرح سے 14 دسمبر 1955 سے 13 دسمبر 1956 تک 100 روپے ماہانہ کی ادائیگی کا حقدار ہو گا، جیسا کہ اس نے اپنی درخواست کے شیڈول میں دعوی کیا تھا۔ اس لیے وہ ساستری ایوارڈ کے تحت جس فائدے کا حقدار ہے لیکن جس کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے اس کے طور پر وہ 146 روپے کے علاوہ مہنگائی الاؤنس کا حقدار ہے۔

اس لیے لیبر کورٹ نے اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کرنا غلط تھا۔

ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، لیبر کورٹ، دہلی کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں، اور اس رقم کا حساب لگاتے ہیں جس کا وہ ایوارڈ کے تحت حقدار ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document